Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
ہفتہ 27 جون 1998ء 2 ربیع الاول 1419 ہجری 27 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 137

ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے

حضرت علیؓ بن ابی طالب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ دل سے خدا کی شناخت ہو۔ زبان سے اس کا اقرار ہو اور اس کے احکام پر عمل ہو۔

(ابن ماجہ باب فی الایمان)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے عمل بجالاتے ہیں وہ ان باغوں کے وارث ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو باغ کے ساتھ مشابہت دی جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس آیت میں بہشت کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے۔ گویا جو رشتہ نہروں کو باغ کے ساتھ ہے۔ وہی تعلق اور رشتہ اعمال کا ایمان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جس طرح پر کوئی باغ یا درخت بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا اسی طرح پر کوئی ایمان بغیر اعمال صالحہ کے زندہ اور قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر ایمان ہو اور اعمال صالحہ نہ ہوں تو ایمان ہیچ ہے اور اگر اعمال ہوں اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں۔ پس قرآن شریف نے جو بہشت پیش کیا ہے اس کی حقیقت اور فلاسفی یہی ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور اعمال کا ایک ظل ہے اور ہر شخص کی بہشت اس کے اپنے اعمال اور ایمان سے شروع ہوتی ہے اور اس دنیا میں ہی اس کی لذت محسوس ہونے لگتی ہے اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ اور نہریں نظر آتی ہیں۔ لیکن عالم آخرت میں یہی باغ کھلے طور پر محسوس ہوں گے اور ان کا ایک خارجی وجود نظر جائے گا۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایمان کی آبپاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے۔ بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 400)

ایمان اور عملِ صالح میں ہمیشہ بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یہ ایک مسلّمہ اور ثابت شدہ بات ہے کہ انسان ہر وقت حرکت میں رہتا ہے۔ وہ حرکت خواہ جہالت کی طرف ہو۔ خواہ علمی میدان کی طرف اور اس کے اسباب و محرکات بھی ہوتے ہیں۔ گو وہ مخفی ہوں اور جن کو وہ شخص جس میں تغیر ہو رہا ہے۔ نہ جانتا ہو۔ اور در حقیقت بعض اوقات وہ تغیرات اور وہ حرکات جو صادر ہوتی ہیں۔ اس قدر باریک ہوتی ہیں کہ انسان ان کا پتہ نہیں لگا سکتا۔ ہاں ممکن ہے کہ اس قسم کے آلات نکال لئے جائیں۔ جن سے اس تغیر کا پتہ لگ جایا کرے۔

اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ہم کھڑے نہیں تھے۔ بلکہ ہل رہے تھے۔ یا ہم ترقی کی طرف جا رہے تھے۔ یا تنزل کی طرف۔ بدی کی طرف ہمارا قدم اٹھ رہا تھا یا نیکی کی طرف۔ پس جب ایسی حالت ہے۔ تو ہم ہر وقت خطرے میں ہیں۔ اس لئے بہرحال کوشش میں مصروف رہنا چاہئے کہ کسی وقت نادانی سے الٹے نہ چل پڑیں۔ اور ہمیں علم بھی نہ ہو۔ جب دیکھیں تو معلوم ہو۔ کہ ہم تنزل کی طرف جا رہے تھے۔ اور بغیر علم کے تباہی میں پڑ جائیں۔ ضرورت ہے کہ ہوشیاری کے ساتھ آگے کی طرف قدم بڑھائیں۔ پیچھے کی حرکت سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ہم آگے کی طرف جائیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ایک حالت پر رہتا ہے اس کا ایمان خطرے میں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے آگے کی طرف بڑھ رہا ہو یا پیچھے کی طرف جا رہا ہو۔ اور اگر پیچھے کو ہٹ رہا ہو۔ تو ایک وقت آئے اور اس کا ایمان ضائع ہو جائے۔ ایمان کے بچانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ترقی کی طرف جا رہا ہو۔ پس (صاحب ایمان) کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ ایمان اور اعمال میں ہمیشہ بڑھتا رہے۔

ایک خاص امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) دنیا میں اعمال چند قسم کے ہوتے ہیں۔ مالی قربانی‘ جانی قربانی‘ عزت کی قربانی‘ دماغی قربانی‘ وہ بھی جسمانی قربانی کا ایک حصہ ہے۔ دراصل یہ تین ہی قربانیاں ہیں۔ مالی قربانی‘ جسمانی قربانی‘ عزت کی قربانی‘ باقی تمام قربانیاں اس کے نیچے آجاتی ہیں۔ ان میں سے جس قربانی میں کمی کی جائے۔ اس کی کمی کے باعث ذلیل ہونا پڑے گا۔

باقی صفحہ 7 پر

نہایت ضروری اعلان

○ مطلع کیا جاتا ہے کہ کوئی فرد یا ادارہ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی تصانیف۔ خطبات اور لیکچرز نیز سلسلہ احمدیہ کی کوئی کتاب انٹرنیٹ (Internet) پر دینے یا کسی دوسرے طریق سے ان کی اشاعت کا مجاز نہیں جب تک وہ وکالت تصنیف۔ لندن سے باقاعدہ تحریری اجازت حاصل نہ کرلے۔

اس ہدایت کی خلاف ورزی کاپی رائٹس (Copy Rigts) کی خلاف ورزی ہے۔ ارتکاب کرنے والے شخص یا ادارے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جاسکتی ہے۔

منیر الدین شمس وکیل التصنیف۔ لندن

کالج کے پروفیسر‘ سکول کے اساتذہ اور وقفِ عارضی

○ ”اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار۔ سکولوں کے اساتذہ‘ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔“

(الفضل 23۔ مارچ 66ء ص 2)

وقف جدید کی اہمیت کو سمجھیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک (وقف جدید) کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں۔

(الفضل 17۔ فروری 1960ء)

مرسلہ۔ ناظم مال وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

حضرت مصلح موعود کے بیان کردہ

ایمان افروز واقعات

پھر کسی کی پرواہ نہیں

○ احد کی جنگ میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ آپ (آنحضرت ﷺ) شہید ہو گئے ہیں۔ جب اس لڑائی سے لشکر واپس آرہا تھا تو عورتیں مدینہ سے باہر دیکھنے کے لئے نکل آئیں۔ ایک عورت نے ایک سپاہی سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کا کیا حال ہے؟ چونکہ آپؐ بخیریت تشریف لا رہے تھے اور سپاہی اس طرف سے مطمئن تھا اس نے اس بات کا تو کوئی جواب نہ دیا اور اس عورت سے کہا، تیرا خاوند مارا گیا ہے۔ اس نے کہا میں نے تم سے یہ پوچھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا کیا حال ہے اس نے کہا تیرا باپ بھی مارا گیا ہے...... عورت نے کہا میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ تیرا بھائی بھی مارا گیا ہے۔ اس نے کہا میں تم سے یہ نہیں پوچھتی۔ مجھے یہ بتاؤ کہ آنحضرت ﷺ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا آپؐ تو خیریت سے ہیں۔ عورت نے کہا اگر آپؐ زندہ ہیں تو اور کسی کی کیا پرواہ ہے۔

(خطبات محمود جلد 1 صفحہ 209)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مٹی کا بورا

○ صحابہؓ کا ایک وفد ایک دفعہ ایران کے بادشاہ کے پاس گیا۔ اس نے ان سے کہا کہ تم روپیہ لے لو اور واپس چلے جاؤ۔ تم میں سے ہر ایک سپاہی کو ایک پونڈ اور ہر افسر کو دو پونڈ دے دوں گا۔ تم یہ رقم لے لو اور چلے جاؤ...... رئیس وفد نے جواب دیا کہ بے شک یہ بات صحیح ہے کہ ہماری حالت واقعی یہی تھی مگر وہ باتیں اس وقت کی ہیں جب ہم میں اسلام نہیں آیا تھا۔ اب ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اب ساری دنیا پر ہم نے حکومت کرنی ہے۔ یہ بات سن کر بادشاہ کو غصہ آیا اور اس نے اپنے خادموں کو اشارہ کیا کہ مٹی کا بورا لے آؤ اور تذلیل کے لئے مٹی کا بورا رئیس وفد کے سر پر رکھوا دیا اور کہا کہ جاؤ اس کے سوا نہیں کچھ دیا جا سکتا۔ مگر وہ لوگ جنہیں جاہل اور اونٹ کا دودھ پینے والے سمجھا جاتا تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے طفیل بے انتہا عقل دے دی تھی وہ جانتے تھے کہ مشرک وہمی ہوتا ہے۔ اس لئے جب مٹی کا بورا ان کے سر پر رکھا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ چلے آؤ۔ چنانچہ وہ سب دوڑے اور کہا کہ ایران کے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایران کی زمین ہمارے حوالہ کر دی ہے۔ اس پر بادشاہ نے سرداروں کو حکم دیا کہ دوڑو پکڑو اور کسی نہ کسی طرح یہ مٹی واپس لے آؤ مگر وہ اس وقت تک دور نکل چکے تھے۔

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 461)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قصور میرا تھا

○ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کو خیال گذرا کہ اگر رسول کریم ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع پہنچی تو آپؐ ناراض ہوں گے۔ ادھر کسی شخص نے انہیں خبر دی کہ حضرت ابوبکرؓ کو اس نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں جاتے دیکھا ہے۔ حالانکہ حضرت ابوبکرؓ اس وقت گھر گئے تھے۔ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں نہیں گئے تھے۔ یہ دوڑے دوڑے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ! آج مجھ سے ایک غلطی ہو گئی ہے۔ میں ابوبکرؓ سے لڑ پڑا ہوں۔ اتنے میں کسی نے حضرت ابوبکرؓ کو جا کر خبر دی کہ عمرؓ رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے ہیں اور خبر نہیں وہ بات کو کس رنگ میں بیان کریں۔ حضرت ابوبکرؓ بھی جلدی سے روانہ ہوئے اور رسول کریم ﷺ کی مجلس میں پہنچے۔ جب آپ دروازے میں سے داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ کے چہرہ پر شدت غضب کے آثار ہیں اور آپ حضرت عمرؓ کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں کہ اے لوگو! کیا تم میرا اور اس شخص کا پیچھا نہیں چھوڑو گے جس نے مجھے اس وقت قبول کیا جب ہر شخص کے دل میں کجی پائی جاتی تھی اور حضرت عمرؓ نہایت رقت و زاری کی حالت میں کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہؐ میرا قصور تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آگے بڑھے اور حضرت رسول کریم ﷺ کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ عمرؓ کا قصور نہیں۔ قصور میرا ہی تھا۔

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 484)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جنت میں سب جوان ہوں گے

○ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہنسی تو ہم بھی کر لیتے ہیں مگر اس میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ ایک دفعہ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے پاس ایک بڑھیا آئی اس نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں جنت میں جاؤں گی؟ آپ نے فرمایا بڑھیا تو کوئی جنت میں نہیں جائے گی۔ وہ یہ سن کر رو پڑی۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ دنیا میں جو بوڑھے ہیں وہ جنت میں نہیں جائیں گے۔ بلکہ یہ تھا کہ جنت میں سارے جوان ہو کر جائیں گے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

NOTICE

All rights in the Transmission on the M.T.A. International are reserved. No Part of these transmission, programmes & Materials including those on M.T.A. Website & <Admonish> Teletext Service, may be reproduced by any means Electronic (i.e. INTERNET or others) or Mechanical including Photocopying, recording or any information, Storage Retrieval Systems, Save with the written Permission from the Board of Management M.T.A. International
16 Gressen Hall Rd. London SW 18 5QL
Tel. +44 181 870 0922 - FAX +44 181 870 0684
Any Unauthorised or Restricted Acts in relation to said Transmission, Programmes & Materials may result civil or Proceedings for damages & / or Criminal Prosecution.
Chairman M.T.A. International
Copy rights 1998
By. M.T.A.

نوٹس

○ انگلستان کے کاپی رائٹس (Copy Rights) 1998ء کے تحت ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی تمام نشریات کے جملہ حقوق محفوظ ہیں لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اس کی تمام نشریات اور پروگرام جو ایم ٹی اے سے ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہیں یا اس کی ویب سائٹ پر نیز اس کی ٹیلی ٹیکسٹ سروس Admonish پر پیش کی جا رہی ہیں۔ انہیں یا ان کا کوئی حصہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے انتظامی بورڈ کی تحریری اجازت کے بغیر نہ ریکارڈ کیا جا سکتا ہے نہ کسی ذریعہ سے اس کی اشاعت کی جا سکتی ہے۔ خواہ وہ ذریعہ الیکٹرانک ہو جیسے انٹرنیٹ (Internet) یا میکانکی ہو جیسے طباعت اور فوٹو سٹیٹ

خلاف ورزی کرنے والے فرد یا ادارے کے خلاف ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا انتظامی بورڈ دیوانی اور فوجداری قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

(بورڈ آف مینیجمنٹ ایم ٹی اے انٹرنیشنل
16-Gressenhall Road
London S W 18 5 Q I

خدا کے بھروسہ پر

○ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ کو مع ان کے بچے کے اس جنگل میں چھوڑ چلے تو حضرت ہاجرہ نے پوچھا کہ آپ ہمیں یہاں کس کے بھروسہ پر چھوڑ چلے ہیں جہاں نہ پانی ہے نہ کھانا۔ نہ کوئی ساتھی ہے نہ کوئی مددگار تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں تم کو خدا کے بھروسہ پر چھوڑ چلا ہوں انہوں نے کہا بس جاؤ اب ہمیں کسی کی پرواہ نہیں۔ ہمارے لئے ہمارا خدا کافی ہے۔ جب وہ مشکیزہ پانی کا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے لئے چھوڑ گئے تھے ختم ہو گیا اور اسماعیل پیاس کی وجہ سے رونے لگا اور وہاں ارد گرد پانی چھوڑ کہیں سبزہ بھی نہیں تھا تو اس وقت حضرت ہاجرہ گھبرائیں اور بچے کو بلبلاتا ہوا ان سے نہ دیکھا گیا تو ادھر ادھر پانی کی تلاش میں دوڑنے لگیں، لیکن وہاں پانی کہاں مل سکتا تھا۔ خالی ہاتھ واپس بچے کے پاس آئیں مگر بچہ کی شکل دیکھ کر پھر گھبرا گئیں اور بچے کی اضطراب اور بلبلاہٹ کو نہ دیکھ سکیں پھر دوڑنے لگیں۔ آخر کار ایک فرشتہ کے ذریعہ انہیں معلوم ہوا کہ ایک چشمہ پھوٹا ہے وہ اس جگہ آئیں اور چشمہ کو پایا جس کو آب زمزم کہا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ "اگر ہاجرہ اس چشمہ کو نہ روک دیتیں تو یہ دور دور تک پھیل جاتا۔

(خطبات محمود جلد صفحہ 4)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

مولانا عبدالمالک خان صاحب

محبّتِ الٰہی اور حضرت مسیح موعود

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں گوناگوں جذبات رکھے ہیں۔ ان میں سے ایک جذبہ محبت کا بھی ہے۔ جذبہ محبت کے بے شمار مظاہر اور تقاضے ہیں جن سے اس محبت کا پتہ چلتا ہے جو وہ اپنے محبوب سے رکھتا ہے۔ ان میں سے ایک مظہر یہ ہے کہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کا اکثر ذکر کرتا ہے۔ مشہور محاورہ ہے من احب شیئاًاکثر ذکرہ۔

تسبیح و تحمید کی کثرت حضرت اماں جان اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب روایت فرماتے ہیں کہ گھر میں آپ سبحان اللہ وبحمدہ اور سبحان اللہ العظیم کا بکثرت ورد رکھتے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب جب باہر مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو میں کوشش کرکے آپ کے قریب بیٹھتا اور میں نے بار بار آپ کو سبحان اللہ وبحمدہ اور سبحان اللہ العظیم پڑھتے سنا۔ یہ وہی کلمات طیبات ہیں جو زبان پر تو خفیف ہیں لیکن خدا تعالیٰ کو محبوب ہیں۔

خدا تعالیٰ کے عاشقوں کی ذکر الٰہی میں یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ ان کا حال دل بایار و دست در کار کا ہوتا ہے۔ مگر ان کی یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ وہ کاموں سے فارغ ہو کر اپنے محبوب خدا سے باتیں کرنے میں مشغول ہو جائیں۔ اسی غرض کے لئے پنجگانہ نمازیں مقرر ہیں یہ عبادت کیا ہے محبت ہی کا دوسرا نام ہے۔

حضرت مسیح موعود کو ابتداء سے ہی پنجگانہ نماز کا شوق تھا۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں کہ جب آپ کی عمر نہایت ہی چھوٹی تھی تو اس وقت آپ نے ایک لڑکی کو جو آپ کی ہم سن تھی اور آپ کے گھر میں رہتی تھی یہ فرمایا کہ:۔

"دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے"

(حیات النبی جلد اول ص 158)

یہ فقرہ بظاہر نہایت مختصر ہے مگر اس عشق الٰہی کی لہروں کا پتہ دیتا ہے جو نو عمری سے آپ کے پاکیزہ دل میں پیدا ہونی شروع ہو گئی تھیں۔

جب آپ کی عمر بڑی ہو گئی تو اپنا اکثر وقت دنیا کے مشاغل سے علیحدہ ہو کر بیت الذکر میں ذکر الٰہی میں صرف فرماتے۔ آپ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے ان کے ملنے والے اکثر کہتے کہ سنا ہے آپ کا ایک چھوٹا لڑکا بھی ہے لیکن اسے کبھی دیکھا نہیں۔ آپ مسکرا کر جواب دیتے کہ "ہاں میرا ایک چھوٹا لڑکا تو ہے مگر وہ تازہ شادی شدہ دلہنوں کی طرح کم ہی نظر آتا ہے۔ اگر اسے دیکھنا ہو تو بیت الذکر کے کسی گوشہ میں جا کر دیکھ لیں وہ تو میتڑ ہے۔ (میتڑ پنجابی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں جس کا اکثر وقت بیت الذکر میں بیٹھ کر نماز اور ذکر الٰہی میں گزرتا ہے) دنیا کے کاموں سے اسے کوئی دلچسپی نہیں۔" حضرت مسیح موعود نے خود اپنی زندگی کا جو چارٹ پیش کیا ہے۔

یعنی بیت الذکر میرا مکان ہے۔ نیک لوگ میرے بھائی اور یاد الٰہی میری دولت اور خدا کی مخلوق میرا کنبہ ہے۔

حضرت مصلح موعود نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود ہر وقت باوضو رہتے۔ رفع حاجت سے فارغ ہو کر آتے تھے تو وضو کر لیتے تھے سوائے اس کے کہ بیماری یا کسی اور وجہ سے رک جاویں۔

نمازوں کا التزام آپ نماز کا اس درجہ التزام رکھتے کہ مقدمات کے دوران میں بھی کبھی کوئی نماز قضا نہ ہونے دی۔ آپ نے خود تحریر فرمایا ہے۔

"میں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا۔ فریق ثانی پیش ہو گیا اور اس نے یک طرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا مگر عدالت نے پروانہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو۔ مگر جب میں حاضر ہوا تو میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ رہا تھا تو اس نے کہا میں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں۔"

(حیات النبی جلد1 ص 56)

نمازوں کا التزام آپ کو زندگی کے آخری سانس تک رہا۔ چنانچہ جب آپ اس عالم فانی سے رخصت ہو رہے تھے اس وقت نیم بے ہوشی کی سی حالت تھی۔ آپ نے پوچھا کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ عرض کیا گیا کہ ہو گیا ہے اس پر آپ نے بستر پر ہی ہاتھ مار کر تیمم کیا اور لیٹے لیٹے ہی نماز شروع کر دی۔ اسی حالت میں تھے کہ غشی طاری ہو گئی اور نماز پوری نہ کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد دریافت فرمایا کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ ہو گیا ہے۔ آپ نے پھر نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔ اس کے بعد نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی مگر جب کبھی ہوش آتا تھا وہی الفاظ سنائی دیتے تھے۔ اللہ میرے پیارے اللہ!

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص 257)

گویا آپ کا آخری عمل بھی نماز تھا اور آپ کے لبوں پر خدائے محبوب کا ذکر۔

حضرت اماں جان فرماتی ہیں آپ پنجگانہ نماز کے علاوہ اشراق اور تہجد کے نوافل بھی ادا فرماتے تھے۔ اشراق کبھی کبھی پڑھتے لیکن تہجد آپ ہمیشہ پڑھتے سوائے اس کے کہ آپ بیمار ہوں لیکن ایسی صورت میں بھی آپ تہجد کے وقت لیٹے لیٹے ہی دعا مانگ لیتے۔

(سیرت المہدی جلد1 ص 3)

مرزا دین محمد صاحب لنگروال ضلع گورداسپور نے جو مرزا نظام الدین صاحب کے برادر نسبتی ہیں تحریر کیا کہ

"آپ کی عادت تھی کہ رات عشاء کے بعد جلد سو جاتے تھے اور پھر ایک بجے کے قریب تہجد کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور تہجد پڑھ کر قرآن شریف کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ پھر جب صبح اذان ہوتی تو سنتیں گھر میں پڑھ کر نماز کے لئے بیت الذکر میں جاتے اور باجماعت نماز پڑھتے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 20)

ذکر الٰہی کے لئے ماہ صیام کے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ اس کی بابت حضرت صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں بچپن سے روزے رکھنے کا عادی ہوں۔ ایک دفعہ بچپن میں روزہ رکھا، بیمار ہو گیا۔ مگر اس کے بعد 29 روزے پورے رکھے تکلیف نہیں ہوئی۔ تب میرے لئے خوشی کی عید تھی۔"

(ذکر حبیب ص 244)

فرض روزوں کے علاوہ آپ نفلی روزے بھی رکھتے۔ ایک دفعہ آپ نے ایک عظیم مجاہدہ کیا اور آٹھ نو ماہ تک مسلسل روزے رکھے۔

ذکر الٰہی کے ضمن میں آپ کی ان دعاؤں اور مناجاتوں کا مختصر ذکر بھی کر دینا ضروری ہے جو آپ خدا تعالیٰ کے حضور کیا کرتے تھے۔ کیونکہ عارف باللہ کی دعائیں اس کے جذبات اور قلبی کیفیات کا آئینہ دار ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو اس زمانہ میں یہ امتیازی خصوصیت حاصل تھی کہ آپ نے مسئلہ دعا کو علمی و عملی رنگ میں زندہ کیا اور جو لوگ مغربی فلسفہ سے مرعوب ہو کر دعا کی تاثیرات کے منکر تھے اور اسے محض ایک بے معنی چیز سمجھتے تھے آپ نے ان کو متحدیانہ رنگ میں دعوت دی کہ۔

قصہ کوتاہ کن بہ بیں از ما دعائے مستجاب۔

آپ کو اللہ تعالیٰ سے کس قدر محبت اور عشق تھا اس کا اس مناجات سے پتہ چلتا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں۔۔

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
اے مرے یارِ یگانہ اے مری جاں کی پناہ
بس ہے تو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار
اے مرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو
نیک دن ہو گا وہی جب تجھ پہ ہوویں ہم نثار

محبت کا دوسرا تقاضہ محبت کا دوسرا تقاضہ یہ ہے کہ محبوب جس سے محبت کرتا ہے عاشق بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ محبت سرور عالم ﷺ سے ہے اس لئے حضرت مسیح موعود کو بھی خدا تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ محبت آنحضرت ﷺ سے تھی۔ آپ خود اس حقیقت کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی میں خدا کے بعد آنحضرت ﷺ کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر عشقِ محمدؐ کا نام کفر ہے تو خدا گواہ ہے میں سب سے بڑا کافر ہوں۔

پھر فرماتے ہیں۔۔

دلبرا! مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

پھر فرمایا۔۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

حضرت مسیح موعود کو جیسا محبوبِ خدا سے عشق تھا ویسا ہی کلام الٰہی سے تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

محبت کا تیسرا تقاضہ محبت کا تیسرا تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے محبوب کی خواہش کو جاننے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے ارادے اس کے محبوب کے ارادے ہو جاتے ہیں۔ پہلے یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ابتداء ہی سے اللہ تعالیٰ کی محبت نے آپ کو ایسی محویت دی تھی کہ آپ تمام دنیا سے الگ ہو بیٹھے تھے یہاں تک کہ ایک دفعہ آپ کے والد صاحب نے آپ کو اچھی ملازمت دلانے کے لئے پیغام بھجوایا تو آپ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا میری نوکری کی فکر نہ کریں میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں۔ آپ ہرگز نہ چاہتے تھے کہ اپنے حجرہ سے باہر قدم نکالیں۔ آپ شہرت و جماعت سے نفرت رکھتے تھے لیکن جب خدا تعالیٰ نے آپ کو احیاء دین کا عظیم الشان کام سپرد کیا اور اپنے فضل سے عہدہ جلیلہ پر مامور فرمایا اور بار بار یہ حکم دیا کہ اس گوشۂ تنہائی سے نکلو اور دین کا کام جو اس وقت سخت مصیبت کی حالت میں ہے اس کو سنوارو تو آپ نے اپنے ارادہ پر خدا کے ارادے کو مقدم کیا اور اس کی محبت کی خاطر ایک جری پہلوان کی طرح کھڑے ہو گئے اور فرمایا اس سے زیادہ اور کوئی سخت گناہ نہیں کہ میں خدمت سپرد کردہ میں بزدلی ظاہر کروں۔

(تحفہ گولڑویہ)

حکم الٰہی کو پاتے ہی آپ نے برملا خدا کی مخلوق کو یہ پیغام الٰہی سنایا۔

میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کی معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکات اس سے پانا۔

..... وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے۔ وہ جوش محبت سے نوع انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور یہ امر کہ وہ مال جو مجھے ملا ہے وہ حقیقت میں از قسم ہیرا اور سونا اور چاندی ہے کوئی کھوٹی چیزیں نہیں ہیں۔ بڑی آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ان تمام دراہم اور دینار اور جواہرات پر سلطانی سکہ کا نشان ہے یعنی وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں ہیں۔

مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا ..... اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھانے والا صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

خدمت دین کی آپ کو کتنی فکر تھی اس کی بابت اس اعلان خداوندی کے بعد منشی فتح دین صاحب اپنے ایک چشم دید واقعہ میں لکھتے ہیں۔

"میں آپ کی خدمت میں اکثر حاضر ہوا کرتا تھا۔ کئی مرتبہ آپ کے پاس ہی رات کو بھی قیام کرتا۔ ایک مرتبہ رات کو دیکھا کہ آپ ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں اور ایک کونے سے دوسرے کونہ تک تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ میں اس حالت کو دیکھ کر ڈر گیا۔ صبح میں نے آپ کی خدمت میں ذکر کیا کہ رات میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ کیا ہے کیا آپ کو کوئی تکلیف تھی یا درد گردہ وغیرہ کا دورہ تھا۔ آپ نے فرمایا فتح دین کیا تم اس وقت جاگتے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں دین کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اس وقت دین پر آ رہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے اور یہ دین کا درد ہے جو ہمیں اس طرح بے قرار کر دیتا ہے۔"

خود اس درد کا اظہار اشعار میں یوں بیان فرماتے ہیں۔ ؎

میرے آنسو اس غم دلسوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویران ہے دنیا کے ہیں عالی منار
اے مرے پیارے مجھے اس سیلِ غم سے کر رہا
ورنہ ہو جائے گی جاں اس درد سے تجھ پر نثار

آپ نے اس ارادہ الٰہی کی تکمیل اور عظمت دین کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اپنی جائیداد' مال' وقت اور اولاد کو وقف کر دیا حتیٰ کہ جان تک کی بازی لگا دی۔

جائیداد کی قربانی ابتداءً آپ نے دین کی تائید اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات کا سلسلہ اخبارات کے ذریعہ شروع کیا لیکن اس کے بعد سب سے پہلی کتاب جو شائع کی اس کا نام آپ نے براہین احمدیہ رکھا جس میں مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب تحریر کیا نیز جمیع ارباب مذہب اور ملت کو جو منکر تھے اتماما للحجہ اس کتاب کا رد لکھنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر کیا اور لکھا۔

"تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں کہ ایفاء شرط جیسا کہ چاہئے تھا ظہور میں آگیا میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے و حیلے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار پر قبض و دخل دے دوں گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول)

اس کتاب کا شائع ہونا تھا کہ دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ منکرین ششدر رہ گئے دم بخود ہو گئے اور اس ربانی آواز کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔ اپنوں کے حوصلے بلند ہو گئے اور ان کے تن بے جان میں جان آگئی۔ چاروں طرف اس کتاب کی بے نظیری کے چرچے ہونے لگے۔

اس وقت آپ کی کل یہی جائیداد تھی جس کی قیمت کا اندازہ دس ہزار لگایا گیا تھا اور وہ بھی اپنے پیارے منعم و منان خدا کی منشاء کی تکمیل میں لگا دی۔

پھر خدمت دین کے کام میں ایسے منہمک ہوئے کہ جس قدر انسانی خواہشات اور آرام تھا ان سب پر حکم الٰہی کو مقدم کیا۔ آپ کے کھانے کا یہ حال تھا کہ بہت تھوڑی غذا تناول فرماتے۔ اگرچہ آپ خدا کی حلال کردہ چیزوں کو حلال سمجھتے تھے لیکن ضرورت کے ماتحت استعمال فرماتے۔ آپ کا مقصد صرف قوت کو قائم رکھنا تھا نہ کہ لذت اور لطف اٹھانا۔

امرتسر میں جب عیسائیوں سے مباحثہ ہوا اس وقت کا ایک واقعہ شیخ نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس آپ کے کھانے کی سادگی اور بے تکلفی کا بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رات کو کھانا رکھنا یا پیش کرنا بھول گئے میں نے اپنی اہلیہ کو تاکید کی تھی مگر کثرت کاروبار اور مشغولیت کی وجہ سے بھول گئی یہاں تک کہ رات کا بہت بڑا حصہ گزر گیا اور حضرت نے بڑے انتظار کے بعد استفسار فرمایا تو سب کو فکر ہوئی۔ بازار بھی بند ہو چکا تھا اور کھانا نہ مل سکا۔ حضرت صاحب سے صورت حال کا اظہار کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس قدر گھبراہٹ اور تکلف کی کیا ضرورت ہے دستر خوان میں دیکھ لو کچھ بچا ہوا ہو گا وہی کافی ہے۔ دستر خوان کو دیکھا تو اس میں روٹیوں کے چند ٹکڑے تھے۔ آپ نے فرمایا یہی کافی ہے۔ اور اس میں سے دو ٹکڑے کھا لئے اور بس۔

آپ نے نہ تو یہ پسند فرمایا کہ آپ کے لئے اس وقت کھانا پکایا جائے اور نہ اس بات کی پرواہ کی کہ کھانا پر تکلف نہیں اور نہ اس غفلت پر کسی سے جواب طلبی کی بلکہ نہایت خوشی اور کشادہ پیشانی سے دوسروں کی گھبراہٹ کو دور کیا۔ اور یہ ایک ہی واقعہ نہیں بلکہ ایسے کئی واقعات آپ کی زندگی میں آئے کہ دینی کاموں میں انہماک کی وجہ سے کھانے تک کی پرواہ نہ کی۔

یہی حال آپ کے لباس کا تھا۔ نہایت سادہ لباس پہنتے اور اس قسم کے لباس سے یا ایسے جوتوں سے نفرت تھی جن کے رکھ رکھاؤ میں آپ کو اپنا قیمتی وقت صرف کرنا پڑے آپ کے لباس کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ باہر سے آنے والوں کو بسا اوقات آپ کو جبکہ آپ اپنے دوستوں میں ہوتے شناخت کرنا مشکل ہو جاتا۔ چنانچہ ایک دفعہ 1893ء میں آپ اپنے دوستوں کے ہمراہ چولہ باوا نانک دیکھنے تشریف لے گئے تو راستہ میں ایک جگہ قیام کیا۔ لوگ آپ کی آمد کا سن کر آپ کو ملنے کے لئے آئے۔ ان میں سے بعض نے مولوی محمد احسن صاحب امروہوی کو مسیح موعود سمجھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تب مولوی صاحب نے اپنے آقا کا پتہ بتایا تو پھر ان لوگوں نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔

آپ کے آرام کا یہ حال تھا کہ کتابوں کی تصنیف اور پروف وغیرہ پڑھنے میں رات کے تین تین بج جاتے۔ آپ کی محنت شاقہ کو دیکھ کر ایک دوست نے آپ سے اظہار ہمدردی کیا اس پر حضرت صاحب نے فرمایا:۔

"بدن تکلیف کے واسطے ہے اور کس لئے ہے۔"

(جاری ہے)

امامت رابعہ کی پہلی تحریک اور اس کے ثمرات

فضیل عیاض احمد

بیوت الحمد

بیت بشارت پیدرو آباد کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے رکھا اور اس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

افتتاح کے بعد حضرت صاحب واپس پاکستان تشریف لائے تو مورخہ 29۔ اکتوبر 1982ء کو بیت الاقصیٰ میں اپنی پہلی مالی تحریک کے طور پر بیوت الحمد سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس سلسلے میں مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا مضمون بھی سمجھایا جس کا میں یہاں اعلان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ کا گھر بنانے کے شکرانے کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھروں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اس طرح یہ حمد کی عملی شکل ہو گی۔"

اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کو غیر معمولی مقبولیت عطا فرمائی اور احباب جماعت نے والہانہ طور پر پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہا احباب جماعت کی ان قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ 1982ء پر فرمایا۔

"جماعت نے اس منصوبے کی طرف بڑی تیزی سے توجہ کی اور بعض دوستوں نے قربانی کے بڑے شاندار مظاہرے کئے مثلاً اس وقت تک دو افراد نے ایک ایک لاکھ روپیہ دیا ہے اس کے علاوہ میرے دل میں جن لوگوں کی قدر ہے ان میں خصوصیت کے ساتھ غرباء ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کو خود بھی مکان مہیا نہیں لیکن وہ اس منصوبے میں حصہ لے رہے ہیں۔"

حضرت صاحب نے اپنا وعدہ 10 ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ کر دیا اور فرمایا:۔

"میں چاہتا ہوں کہ جلسہ جوبلی تک ہم کم از کم ایک کروڑ روپے کی لاگت سے مکان بنا کر غرباء کو مہیا کر دیں"

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج یہ تحریک اپنے شیریں ثمر یعنی 90 مکانات پر مشتمل وسیع اور خوبصورت بیوت الحمد کالونی کے طور پر دکھا رہی ہے بیت الاقصیٰ کے شمالی جانب سے گزرنے والی ساہیوال روڈ پر ساہیوال ضلع سرگودھا کی طرف جاتے ہوئے بائیں طرف درختوں میں گھری ہوئی دیواروں کے درمیان بیوت الحمد کالونی ایک خوبصورت نظارہ پیش کر رہی ہے کالونی کے ساتھ ہی مغربی طرف ایک وسیع رقبے پر مشتمل نئی جلسہ گاہ کے لئے خریدی گئی زمین بھی دکھائی دیتی ہے۔

14 ایکڑ پر پھیلی ہوئی اس کالونی کو پانچ بلاکس میں تقسیم کیا گیا ہے۔

بلاک اے میں کل بیس مکانات ہیں۔

بی بلاک میں کل بیس مکانات ہیں۔

بلاک سی میں کل سولہ مکانات ہیں۔

ڈی بلاک میں کل چوبیس مکانات ہیں۔

اور ای بلاک ابھی زیر تعمیر ہے اس کے کل دس مکانات بن چکے ہیں۔ ای بلاک کے مکانات 7 مرلے پر مشتمل ہیں جبکہ باقی تمام مکانات پانچ مرلے پر بنائے گئے ہیں۔

بیوت الحمد کالونی میں داخل ہوتے ہی سڑک کے بالکل سامنے خوبصورت فینس لگا کر اس کے اندر گلاب کا ایک باغیچہ لگایا گیا ہے۔ جو کالونی میں داخل ہونے والوں کو خوش آمدید کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ بیوت الحمد میں نمازیوں کی سہولت کی خاطر ایک نہایت خوبصورت بیت الذکر بھی بنائی گئی ہے۔ یہ سطح زمین سے کافی اونچی ہے اور اس کے داخلی دو دروازے بنائے گئے ہیں۔ بیت کے چاروں طرف خوبصورت گھاس اور پھولدار پودے لگائے گئے ہیں۔ جو بیت الذکر کی خوبصورتی میں اضافے کا باعث ہیں۔

بیوت الحمد کے باسیوں کو طبی سہولیات مہیا کرنے کے لئے ایک ڈسپنسری بھی بنائی گئی ہے۔

اس ڈسپنسری کے ساتھ ہی ایک خوبصورت عمارت سکول کی دکھائی دیتی ہے۔ جہاں کالونی کے علاوہ دوسرے قریبی محلہ جات کے بچے بھی پڑھنے آتے ہیں۔ جہاں پر لڑکے لڑکیاں پانچویں تک تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ سکول سے آگے گزرتے ہی امرود کا ایک وسیع باغ ہے۔ جو کالونی کی رونق میں بے پناہ اضافہ کرتا ہے۔

باغ کے علاوہ بچوں کے کھیلنے کے لئے مختلف پارکس بنائے گئے ہیں۔ جہاں پر بچے کھیلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

کالونی کے رہائشیوں کو پانی کی فراہمی کے لئے ایک ٹیوب ویل بھی لگایا گیا ہے ایک ٹینکی بھی بنائی گئی ہے۔ جس کے ذریعے پوری کالونی میں پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

بچوں کے کھیلنے کے لئے ہر بلاک کے وسط میں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالقدیر قمر

دعوت الی اللہ کے لئے صحابہ کرام کا کردار

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاکیزہ اور مطہر زندگی کا ایک ایک لمحہ خدائے واحد کے نام کو بلند کرنے اور اس کی توحید کو قلوب انسانی میں مستحکم کرنے میں گزرا۔ تبلیغ کا جو ولولہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کے دل میں بھرا ہوا تھا۔ آپؐ نے صحابہؓ کے دلوں کو بھی اس سے معمور کر دیا۔ وہ شب بیدار تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، وفائے عہد میں بے مثال، معروف باتوں کی تلقین کرنے اور ناپسندیدہ باتوں سے روکنے والے تھے۔ اور باہم محبت و پیار اور الفت و ایثار کی لازوال مثال تھے۔ یہی وہ چیزیں تھیں جن سے کامیابیوں نے ان کے قدم چومے۔

صحابہ کرامؓ کو دعوت الی اللہ کے میدان میں بڑی بڑی قربانیاں دینا پڑیں۔ مصائب اور تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ مگر انہوں نے صبر و استقامت سے دعوت الی اللہ کی مہم کو جاری رکھا۔ اور غیر معمولی کامیابیاں حاصل کیں۔ صحابہؓ کے اس عظیم کردار کے بارہ میں بعض واقعات ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تبلیغ کا انتہائی ذوق و شوق تھا۔ وہ ہر وقت اور ہر لمحہ خدا تعالیٰ کے نام کی سربلندی اور اسلام کے ابدی پیغام کو پھیلانے کے لئے وقف کئے ہوئے تھے۔ آپ نہایت مدبر۔ معاملہ فہمی اور دانشمندی کے ساتھ تبلیغ فرماتے۔ اور اس راہ میں پیش آنے والے کفار کے ظالمانہ سلوک کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتے۔ ایک دفعہ جب آپ اپنے جوش اخلاص سے صحن کعبہ میں برملا اعلان توحید کر رہے تھے۔ کفار ناہنجار کو اتنا غصہ آیا کہ انہوں نے آپؓ پر حملہ کر دیا۔ اور اس بے دردی سے مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔

(سیرت خاتم النبیین ص 157)

چنانچہ اس دعوت و تبلیغ سے آپ کو ایسے مجاہد ملے جو دنیا میں جنت کی بشارت پا گئے۔ اور آخرت میں لازوال نعمتوں کے وارث ہو گئے۔ ان میں سے سب سے پہلے حضرت عثمانؓ تھے۔ اسلام لانے کے وقت ان کی عمر قریباً 30 سال تھی۔ آپ نے اسلام کے لئے بڑی بڑی مالی قربانیاں دیں۔ آپ سے آنحضرت ﷺ کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضور ﷺ کی یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں آپ کے عقد میں آئیں۔ اور آپ ذوالنورین کہلائے۔ اور حضورؐ کے بعد آپؓ کے تیسرے خلیفہ ہوئے۔

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ تھے۔ آپ بھی تقریباً 30 سال کی عمر میں اسلام کی نعمت سے بہرہ ور ہوئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بھی عین جوانی میں دامن رسولؐ سے وابستہ ہوئے۔ آپ کی عمر اس وقت صرف 19 سال تھی۔ نہایت دلیر، بہادر اور شجاع تھے۔ عراق آپ کے ذریعہ فتح ہوا تھا۔

حضرت زبیر بن العوامؓ تھے۔ آپ جب مسلمان ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر مبارک بھی صرف 15 سال تھی۔ آپ آنحضرت ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ اور حضور علیہ السلام نے آپ کی اعلیٰ خدمات کی بدولت آپ کو "حواری" کے خطاب سے نوازا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ تھے۔ یہ بھی آغاز جوانی میں ہی نور ایمان سے منور ہوئے۔ آپ نبی پاک ﷺ کے بہت مقرب اور مشیر شمار ہوتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ نے اپنے دور خلافت میں بھی دعوت و تبلیغ کی مہم جاری رکھی۔ آپ کو اشاعت اسلام کا اس قدر شوق تھا کہ جب کوئی لشکر روانہ کرتے تو اسے نصیحت کرتے کہ سب سے پہلے غنیم کو دعوت اسلام دیں اور قبائل عرب میں اس دعوت کو پھیلائیں۔ چنانچہ مثنیٰ بن حارثہ کی مساعی جمیلہ سے بنی وائل کے تمام بت پرست اور عیسائی مسلمان ہو گئے۔ اسی طرح حضرت خالد بن ولید کی دعوت نے عراق اور شام کے قبائل میں اسلامی جھنڈے گاڑ دیئے۔

(سیر الصحابہؓ جلد 1 ص 69)

حضرت طفیل بن عمروؓ قبیلہ دوس کے ایک معزز رئیس اور شاعر تھے۔ یہ کسی کام سے مکہ آئے۔ تو اکابرین قریش نے آپ سے ملاقات کر کے سمجھایا کہ "محمدؐ" کے سحر سے بچ کر رہنا اور اس بات کی بار بار اس قدر تاکید کی کہ آپ نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی۔ تاکہ کہیں اچانک نبی کریمؐ کی آواز کانوں میں نہ پڑ جائے اور آپ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائیں۔

ایک دن صبح آپ اسی حالت میں مسجد حرام میں گئے تو آنحضور ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ کو یہ نظارہ بڑا بھلا معلوم ہوا تو حضور علیہ السلام کے قریب چلے گئے۔ جب آپ کے کانوں میں آواز پڑی تو آپ نے سوچا کہ میں ایک سمجھدار آدمی ہوں۔ نیکی بدی کی تمیز رکھتا ہوں۔ اس شخص کی بات سننے میں کوئی حرج نہیں۔ اچھی ہوئی تو مان لوں گا۔ ورنہ انکار کر دوں گا۔ فرماتے ہیں یہ خیال دل میں آنا تھا کہ میں نے روئی نکال کر پھینک دی۔ اور تلاوت قرآن سننے لگا۔ جب حضورؐ نے مجھے کلام الٰہی سنایا۔ جس کے نتیجہ میں میں مسلمان ہو گیا۔ اور حضورؐ سے عرض کی۔ یا رسول اللہ میں اپنے قبیلے میں ممتاز حیثیت رکھتا ہوں اور لوگ میری بات مانتے ہیں۔ پس آپؐ دعا کریں کہ میرے ذریعے خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ آپؐ نے اجازت دی اور دعا کی۔

جب حضرت طفیل بن عمرو اپنے قبیلے میں پہنچے تو سب سے پہلے والد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ والد کو تبلیغ کرنے کا آپ نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ان سے کہنے لگے "اب میرا اور آپ کا کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ نہ میں آپ کا بیٹا۔ نہ آپ میرے باپ" باپ نے گھبرا کر پوچھا بیٹا یہ کیا بات ہوئی۔ آج تم کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔ حضرت طفیل بن عمرو نے جواب دیا میں بہکی بہکی باتیں نہیں کر رہا بلکہ بات یہ ہے کہ میں مکہ گیا تھا۔ وہاں خدا نے ایک نبی مبعوث کیا ہے جو اچھی باتوں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے۔ بت پرستی سے منع کرتا ہے اور خدائے واحد کی پرستش کی تعلیم دیتا ہے۔ اس پر جو کلام آسمان سے نازل ہوتا ہے وہ ایسا فرحت بخش اور فصیح و بلیغ ہے کہ میں نے آج تک کسی بڑے سے بڑے شاعر کا کلام بھی اتنا اعلیٰ اور شستہ نہیں دیکھا۔ میں نے ان کے ہاتھ پر بت پرستی سے توبہ کر لی ہے۔ اور خدا کو ایک مان لیا ہے۔ اس لئے جب تک آپ بھی اس نبی پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس وقت تک میں آپ سے کوئی تعلق نہیں رکھوں گا۔ باپ نے یہ تقریر سن کر کہا۔ طفیل تو ساری قوم میں سب سے زیادہ عقلمند اور دور اندیش ہے۔ تو نے جس دین کو قبول کیا ہے۔ سوچ سمجھ کر ہی کیا ہو گا۔ پس میں بھی تیرے ساتھ اس نبی پر ایمان لاتا ہوں۔"

باپ سے فارغ ہو کر بیوی کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور اس سے بھی ویسا ہی طریقہ تبلیغ اختیار فرمایا جیسا والد سے۔ اس نے بھی وہی جواب دیا۔ جو والد نے دیا تھا۔ اور مسلمان ہو گئی۔

گھر کے افراد کے بعد قوم کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہر چند کوشش کی سمجھایا۔ دلائل دیئے۔ مگر کسی نے توجہ نہ دی۔ بلکہ سخت نفرت اور مخالفت کا اظہار کیا۔ جب مخالفت اور ایذاء دہی حد سے بڑھ گئی تو آپ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ان کی ہلاکت کی دعا کیجئے کہ یہ نہیں سمجھتے۔

حضورؐ نے ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا کی "اللھم اھد دوسا" اے میرے اللہ تو قبیلہ دوس کو ہدایت دے۔

پھر آپؐ نے حضرت طفیلؓ سے فرمایا۔ اپنی قوم کی طرف واپس چلے جاؤ اور نرمی اور محبت سے تبلیغ میں لگے رہو۔ حضرت طفیلؓ واپس آئے اور تبلیغ کرتے رہے کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آخر کار آپ کا سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

(الاصابہ" جلد 2 تاریخ اشاعت اسلام ص 179 تا ص 181)

قبیلہ بنو سعد نے ضمامؓ بن ثعلبہ کو آنحضور ﷺ کی خدمت اقدس میں تحقیق حق کے لئے بھیجا۔ وہ مدینہ پہنچے۔ اپنی اونٹنی مسجد نبوی کے دروازے کے سامنے بٹھائی۔ اس کا گھٹنا باندھا۔ اور پھر مسجد میں داخل ہوئے۔ جبکہ حضور ﷺ مسجد میں صحابہؓ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ حضرت ضمامؓ نے آتے ہی پوچھا۔ تم میں سے ابن عبدالمطلب کون ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "میں ہوں ابن عبدالمطلب" ضمام کہنے لگا۔ اے محمدؐ میں آپؐ سے کچھ سوال کروں گا۔ اور میرے سوالات میں کچھ درشتگی پائی جائے گی۔ اس لئے برا مت مانیئے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ پوچھئے جو پوچھنا ہے۔ میں ہرگز برا نہ مناؤں گا۔

ضمام، میں آپؐ کو آپؐ کے معبود، آپؐ سے پہلے لوگوں کے معبود اور آپؐ کے بعد آنے والے لوگوں کے معبود کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟

آپؐ نے فرمایا ہاں بخدا ایسی بات ہے۔

ضمام بن ثعلبہ۔ میں آپؐ کو آپؐ کے خدا، آپؐ کے بعد آنے والوں کے خدا اور آپؐ سے پہلے لوگوں کے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور ان بتوں کی عبادت چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد کرتے تھے؟

آپؐ نے فرمایا۔ ہاں بخدا ایسی بات ہے۔

ضمام بن ثعلبہ نے اسی طرح باری باری تمام ارکان اور شعائر اسلام کے بارہ میں دریافت کیا اور جب سوالات ختم ہو گئے تو بے اختیار اسلام قبول کر لیا۔

اور پھر کہا۔ جہاں تک مجھ سے ممکن ہوا۔ میں یہ فرائض بجا لاتا رہوں گا۔ اور جن باتوں سے آپؐ نے منع فرمایا ہے مجتنب اور دور رہوں گا۔ اور اس میں کچھ کمی بیشی نہ کروں گا۔ یہ کہہ کر وہ مسجد سے باہر نکلے اور اپنی قوم کی طرف روانہ ہوئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر اس شخص نے ایسا ہی کیا جیسا کہ ارادہ باندھا ہے۔ اور اس پر پختہ رہا تو یقیناً سیدھا جنت میں جائے گا۔

جب حضرت ضمامؓ اپنی قوم میں واپس پہنچے۔ تو ان کی قوم انہیں دیکھتے ہی ان کے ارد گرد اکٹھی ہو گئی۔ حضرت ضمامؓ نے پہلی لب کشائی میں بتوں کی مذمت شروع کر دی۔ لوگوں نے کہا۔ اے ضمام تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ دیکھنا لات و عزیٰ کہیں غصے میں آ کر تمہیں برص اور جذام میں مبتلا نہ کر دیں اور یا کہیں تم پر مرض جنون کا حملہ نہ ہو جائے۔

حضرت ضمامؓ نے فرمایا خدا کی قسم! یہ دونوں نہ کسی قسم کا نقصان دے سکتے ہیں۔ نہ نفع حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک رسول مبعوث فرمایا ہے اور اس پر ایسی کتاب نازل فرمائی ہے جو ان خرافات سے نجات دیتی ہے جن میں تم مبتلا ہو۔

اور میں تمہارے پاس کچھ احکامات لے کر آیا ہوں۔ جن میں سے بعض کے کرنے کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ اور بعض کے چھوڑنے کا، راوی بیان کرتے ہیں اس دن کا سورج ابھی غروب نہ ہوا تھا کہ اس مجلس میں شریک تمام مرد و زن مسلمان ہو گئے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے کسی سفیر سے متعلق نہیں سنا کہ وہ ضمامؓ بن ثعلبہ سے بہتر ہو۔

(المستدرک للحاکم کتاب المغازی جلد 3 ص 54، 55)

خدا تعالیٰ اپنی راہ میں نکلنے والوں کی نصرت فرماتا ہے۔ ان کے لئے معجزات و نشانات ظاہر کرتا ہے۔ ایسا ہی نشان خدا تعالیٰ نے حضرت ابی امامہؓ کے لئے بھی دکھایا۔ جس کے نتیجہ میں سارا قبیلہ اسلام لایا۔ یہ دلکش واقعہ انہی کی زبانی یوں ہے۔

حضرت ابی امامہؓ فرماتے ہیں مجھے آنحضور ﷺ نے میری ہی قوم کی طرف دعوت الی اللہ کے لئے بھیجا۔ میں جب ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھے دیکھتے ہی مرحبا مرحبا کی آوازیں بلند کیں اور کہنے لگے ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم بھی اس آدمی (یعنی نبی کریم) کے پیرو ہو چکے ہو۔ میں نے کہا ہاں میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں اور آپؐ نے ہی مجھے تم لوگوں کے پاس دعوت حق کے لئے بھیجا ہے۔ ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ وہ بڑی لگن کھانے کی لے آئے اور کھانے لگے اور مجھے بھی کھانے کی دعوت دی۔ میں نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ میں تمہارے پاس ایک ایسی پاک ذات کا پیغام پہنچانے آیا ہوں جس نے تم پر ہر ایسے جانور کو حرام کر دیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔ انہوں نے کہا ذرا بتاؤ تو سہی وہ کیا کہتے ہیں اس پر میں نے سورہ مائدہ کی آیت ان کے سامنے تلاوت کی۔

فرماتے ہیں۔ میں برابر ان کو دعوت و تبلیغ کرتا رہا۔ مگر وہ کسی طور بھی اسلام قبول کرنے پر تیار نہ ہوئے۔ میں نے ان سے پینے کے لئے پانی مانگا۔ انہوں نے کہا ہم ہرگز تمہیں پانی نہیں پلائیں گے۔ بلکہ پیاسا رکھیں گے۔ یہاں تک کہ تم پیاس کی شدت سے مر جاؤ۔ میں اپنی پگڑی سر کے نیچے رکھ کر دھوپ میں ہی لیٹ گیا۔ اس لئے کہ انہوں نے سایہ میں لیٹنے کو بھی جگہ نہ دی۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی شیشے کے بہت ہی خوبصورت گلاس (کہ اس سے زیادہ خوبصورت گلاس کسی نے دیکھا نہیں) اور اس میں پینے کی ایسی خوبصورت چیز تھی کہ شاید ہی دنیا میں اس سے زیادہ مزیدار اور لذیذ کوئی شربت ہو۔ مجھے پینے کو دیا۔ جونہی میں نے اسے پیا۔ پیتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ خدا کی قسم مجھے کسی قسم کی کوئی پیاس نہ تھی۔ اور نہ اس کے بعد کبھی پیاس کا احساس ہوا۔ میں اب نہیں جانتا کہ پیاس کیسی ہوتی ہے۔

میری قوم کے ایک آدمی نے اسی اثناء میں لوگوں سے کہا کہ تمہاری برادری کا ایک فرد تمہارے پاس آیا۔ تم لوگوں نے اس کے ساتھ بہت برا سلوک کیا اور اس کی کوئی خاطر تواضع نہ کی۔ اس کے غیرت دلانے پر وہ لوگ میرے پاس دودھ لائے۔ میں نے کہا اب تو مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں رہی۔ اور اپنا پیٹ انہیں دکھایا (کہ دیکھو یہ سیراب اور پر ہے) خدا کی یہ نصرت اور امداد غیبی دیکھ کر وہ سب مسلمان ہو گئے۔

(المستدرک للحاکم جز 3 ص 641)

تبلیغ کے میدان میں صحابہؓ کے توکل علی اللہ کے نتیجہ میں تائیدات الٰہیہ کا بھی ایک واقعہ ہدیہ قارئین ہے جس کی وجہ سے ہزاروں لوگوں کو ہدایت ملی۔

حضرت عقبہ بن نافع فہریؓ کو حضرت امیر معاویہؓ نے افریقہ کا عامل مقرر فرمایا۔ آپ نے افریقہ کے اکثر حصہ کو فتح کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کے لئے کوئی مستقل چھاؤنی نہ تھی۔ جس کی وجہ سے دشمن اکثر سخت نقصان پہنچاتے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے حضرت عقبہؓ نے ارادہ فرمایا کہ مناسب جگہ پر چھاؤنی بنا دی جائے تاکہ وہاں عساکر اسلامی ہمہ وقت موجود ہیں۔ اس غرض کے لئے جس جگہ کو پسند کیا گیا وہاں دلدل، گنجان جنگل اور گھنے درخت تھے۔ اور وہ جنگل ہر قسم کے موذی درندوں اور جانوروں کا مسکن تھا۔ ایسی سرزمین میں جو خطرے ہو سکتے ہیں لوگوں نے وہ پیش کئے تو حضرت عقبہؓ نے ان مصلحتوں کا اظہار فرمایا جو اس جگہ کو منتخب کرنے میں پیش نظر تھیں۔ اس لشکر میں اٹھارہ صحابیؓ تھے۔ حضرت عقبہؓ امیر لشکر ان سب کو اس میدان میں لے گئے اور حشرات و سباع کو مخاطب کر کے فرمایا۔

اے درندو! اے موذی جانورو! ہم اصحاب رسولؐ یہاں آباد ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے تم سب یہاں سے نکل جاؤ۔ اس کے بعد ہم جس کو یہاں دیکھیں گے اسے قتل کر دیں گے۔

نہ جانے اس آواز میں کیا جادو تھا۔ کیا تاثیر اور سحر تھا۔ کہ دیکھتے ہی دیکھتے ان درندوں نے جنگل خالی کر دیا۔ یہ ایک عجیب ہیبت ناک اور تعجب انگیز منظر تھا۔ جو اس سے قبل کبھی سنا یا دیکھا نہ گیا۔ قوم بربر جو اس ملک کے اصل باشندے تھے اس منظر کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے تھے ان کے لئے ناممکن تھا کہ اسلام کی صداقت کی ایسی واضح اور بین دلیل دیکھتے اور باطل پر قائم رہتے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں بربر مسلمان ہو گئے۔

(مدلل و مکمل اشاعت اسلام ص 106 تا 108)

بعض دفعہ صحابہ کرامؓ عقل، نقل اور قرآن کریم کے علاوہ دوران تبلیغ پرانے بزرگوں کے حوالے دے دے کر بھی لوگوں پر اسلام کی حقانیت واضح کرنے کے لئے کوشاں رہتے تھے۔

حضرت اسید بن سعید جو بنو قریظہ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے بڑی کوشش کرتے تھے کہ وہ راہ حق کی طرف آجائیں۔ ایک دفعہ دوران گفتگو انہوں نے اپنے ایک پرانے یہودی بزرگ کا یہ حوالہ بھی ان کے سامنے پیش کیا۔

کہ کیا تمہیں یاد نہیں ابن الہیان نے اپنے انتقال کے وقت تمہیں کہا تھا کہ میں شام جیسی سرسبز و شاداب جگہ چھوڑ کر مدینہ جیسی غیر شاداب جگہ اس لئے چلا آیا تھا کہ مجھے ایک نبی کا انتظار تھا جو یہاں ہجرت کر کے آئے گا۔ میں اگر زندہ رہتا تو اس کی اتباع کرتا۔ دیکھو! تم لوگ اس کی اطاعت سے گریز نہ کرنا۔ ورنہ یہ اعراض تمہارے قتل کا سبب بنے گا۔ اور تم لوگوں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ ہم ایسا ہی کریں گے۔

اس لئے اب اللہ سے ڈرو۔ اور اس نبی کا اتباع کرو۔ مگر وہ ایسے پتھر دل تھے کہ کچھ اثر قبول نہ کرتے تھے۔ مگر پھر بھی بعض سعید روحیں حضرت اسیدؓ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور اسلام قبول کر لیا۔

(اصابہ جلد نمبر1 ص33 واستیعاب ذکر اسید جلد نمبر1 ص36)

☆...

سید ظہور احمد شاہ

ہوا کی آلودگی کا آسان علاج

انسان بغیر خوراک کے کئی ہفتوں تک بغیر پانی کے کئی دنوں تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن ہوا کے بغیر چند منٹ بھی گزارنا ناممکن ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہوا ہی وہ عنصر ہے جس کا ہم سب سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے اسے آلودگی سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش ضروری ہے لیکن ہم جہاں خوراک اور پانی کے متعلق تو اب کافی احتیاط کرنے لگے ہیں ہوا کے متعلق اسی قدر احتیاط کرنے کی کاوش نہیں کرتے۔ اگرچہ اس معاملے میں ترقی یافتہ ممالک میں کافی کام کیا جا چکا ہے لیکن ترقی پذیر ممالک نے اس سلسلے میں کچھ نہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ ٹریفک پولیس گاڑیوں کے کاغذات تو ہر چوک اور موڑ میں چیک کرنے میں مصروف نظر آئے گی لیکن کیا کبھی آپ نے دیکھا ہے کہ کسی گاڑی کا چالان دھواں چھوڑنے کے جرم میں کیا گیا ہو۔ ہفتے منائے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات شائع کئے جاتے ہیں۔ سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں جہاں دانش ور اپنی دانش بگھارتے آپ کو نظر آئیں گے لیکن سڑک پر ان سب چیزوں کا کوئی اثر نظر نہیں آئے گا۔ گاڑیاں اسی طرح دھواں چھوڑتی ہوئی اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے رواں دواں رہتی ہیں اور فضا جس میں آپ سانس لینے پر مجبور ہیں کو آلودہ کرنے میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے پر تیار رہتی ہیں۔ موٹر گاڑیوں میں جلنے والے ایندھن کے جلنے سے مہلک کاربن مانو آکسائیڈ گیس پیدا ہوتی ہے جو کہ ہوا میں شامل ہو کر عمل تنفس کے ذریعے انسان کے پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتی ہے اور تنفس کی بیماریوں مثلاً دمہ اور کینسر کا موجب بنتی ہے۔

اسی طرح صنعتی کارخانوں میں کوئلہ اور مختلف قسم کے ہائیڈروکاربنز جلائے جاتے ہیں جن کے جلنے سے بڑی مقدار میں زہریلی گیسیں خارج ہوتی ہیں۔ جو فضا میں مل کر ہمارے سانس کے ذریعے ہمارے اندر جاتی ہیں اور تمام انسانی مشین پر مضر اثرات ڈالتی ہیں۔

اس کے لئے کم از کم احتیاط یہ ہونی چاہئے کہ صنعتی کارخانوں کو آبادیوں سے بہت پرے رکھا جائے۔ اور اس سلسلے میں ترقی یافتہ ممالک میں مالی نقصان کے باوجود کارخانوں کو آبادی سے دور منتقل کیا جا رہا ہے لیکن دوسری طرف ہمارے ہاں ہر روز نئے کارخانے شہروں کے اندر بنائے جا رہے ہیں۔ حالانکہ انسانی صحت کو بچانے کے لئے کم از کم یہ پہلا قدم ہے جس پر سختی سے عمل کیا جانا چاہئے۔

آج کل ہر شخص کسی نہ کسی بیماری کا مریض معلوم ہوتا ہے۔ اور ان امراض میں سب سے زیادہ تنفس کی بیماریوں اور کینسر کا حصہ ہے جس کی وجہ صرف اور صرف ماحولیاتی آلودگی ہے اور یہ بات بڑے بڑے شہروں میں بہت زیادہ عام ہے۔

حکومت پاکستان کے ایک اقتصادی جائزے کے مطابق پاکستان میں پھیپھڑوں اور سینے کے سرطان کی بیماری کا تناسب 33 فیصد تک جا پہنچا ہے جبکہ بچوں میں یہ تناسب اور بھی زیادہ ہے۔

اس صورت حال کو تبدیل کرنے کے لئے اگرچہ پہلے حکومت اور ساتھ ہی ساتھ عام پبلک کے کرنے کے بہت سے کام ہیں۔ لیکن ایک نہایت ہی آسان سہل، اور کم خرچ ذریعہ یہ ہے کہ پاکستان میں جنگلات کا رقبہ بڑھایا جائے۔ دیہات اور شہروں میں بے شمار درخت لگائے جائیں جو کہ اس زہریلے ماحول کو بدلنے میں بہت ممد ثابت ہو سکتے ہیں۔ جنگلات کی مزید کٹائی بند کی جائے۔ شاہراہوں۔ چھوٹی رابطہ سڑکوں نہروں کے دونوں طرف درخت لگانے کی ایک نتیجہ خیز مہم چلائی جائے۔ شہروں میں جہاں بھی ممکن ہو ہر گھر میں درخت لگائے جائیں۔ کسانوں زمینداروں کو اپنے کھیتوں کے کناروں پر اور ایسی زمینوں پر جو فصل دینے کے قابل نہ ہوں درخت لگانے کی طرف توجہ دلائی جائے۔

درخت ماحولیاتی اور فضائی آلودگی کو کم کرنے کے علاوہ ملک، قوم، فرد کی ذاتی آمدنی میں اضافہ کا موجب ہوں گے۔ اس سے دیہاتوں شہروں کے حسن میں اضافہ ہوگا۔ پس حکومت اور افراد دونوں کی یہ اپنی فلاح و بہبود کے لئے ضروری ہے کہ اس آسان لائحہ عمل پر فوری توجہ دیں اور اس پر عمل کریں۔

ملائیشیا میں تتلیوں نے جلد کی بیماری پھیلادی

ملائیشیا میں تتلیوں نے جلد کی ایک بیماری پھیلا دی ہے جس سے قریباً پانچ سو افراد متاثر ہوئے ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا افراد کی جلد سوج جاتی ہے اور بہت زیادہ خارش ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ بیماری کی وجہ ایک خاص قسم کے ذرات ہیں جو تتلیاں فضا میں پھیلا رہی ہیں۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 27- جون 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ
1-10 رات- طبی معاملات- فلو
1-40 رات- خطبہ جمعہ دوبارہ
4-30 صبح- چلڈرنز کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
5-00 صبح- لقاء مع العرب
7-10 صبح- اردو کلاس
8-10 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ
11-30 دوپہر سرائیکی پروگرام خطبہ جمعہ 6-2-98 کا ترجمہ
12-30 دوپہر طبی معاملات- فلو
1-05 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-10 دوپہر- اردو کلاس-
3-10 دوپہر- ڈاکومنٹری- فوٹوگرافی- حصہ 6
4-35 سہ پہر سویڈش زبان سیکھئے
6-55 شام چلڈرنز کارنر امام صاحب کے ساتھ
8-10 رات لقاء مع العرب-
9-15 رات- تفسیر الکبیر
10-25 رات- اردو کلاس

اتوار 28- جون 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز ربوہ
1-00 رات- مجلس سوال و جواب
2-30 رات- چلڈرنز کلاس- امام صاحب کے ساتھ
3-35 رات- سویڈش زبان سیکھئے
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز ربوہ
5-10 صبح ایم ٹی اے ورائٹی- فوٹوگرافی حصہ 6
5-40 صبح- لقاء مع العرب
6-50 صبح- تقریر دعوت الی اللہ کی اہمیت
7-20 صبح- اردو کلاس
8-35 صبح- سویڈش زبان سیکھئے
8-55 صبح- چلڈرنز کلاس- امام صاحب کے ساتھ
10-40 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز ربوہ-
11-00 دوپہر- خطبہ جمعہ (دوبارہ)
12-05 دوپہر- مجلس سوال و جواب
1-40 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-45 دوپہر- اردو کلاس-
4-35 سہ پہر- چینی زبان سیکھئے
6-55 شام- انگریزی دان احباب سے حضرت صاحب کی ملاقات
8-00 رات لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا- جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج- نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

ہماری جماعت بھی ایک خدمت عظیم کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یہ دنیا میں ایک تغیر پیدا کر دے گی۔ اس وقت ہماری مثال ظاہری نظروں میں ایسی ہے۔ جیسی کہ اس جانور کی جو رات کو ٹانگیں اوپر کرکے سوتا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تو اس طرح کیوں سوتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ ساری دنیا تو سو جاتی ہے۔ میں اس لئے اس طرح سوتا ہوں کہ اگر رات کو آسمان گر پڑے تو میں اس کو اپنی ٹانگوں پر اٹھا لوں۔ اور لوگ نیچے سے نکل کر بچ جائیں۔ یہ ایک لطیفہ ہے۔ ہماری حالت اور اس میں فرق یہ ہے کہ یہ ایک لطیفہ ہی ہے۔ اور ہمارے ساتھ خدا کا وعدہ ہے کہ اگر ہم اس کی راہ میں کوشش کریں۔ تو ہم خدا کے فضل سے آسمان کو اٹھانے کے قابل ہو جائیں گے۔ اس لئے ہمیشہ غور کرنا چاہئے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں وہ لوگ بڑی غفلت میں ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ذرا آرام کر لیں۔ کیونکہ یہاں (صاحب ایمان) کے لئے آرام کرنے کی جگہ نہیں درحقیقت روحانی کامیابی کی مثال چکنی جگہ کی ہے۔ کہ اگر ٹھہرا تو نیچے کو گیا۔ جن لوگوں کو پہاڑ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ بعض پہاڑی راستوں پر پتے گر گر کر چکنے ہو جاتے ہیں۔ ان پر اگر آدمی تیزی سے سیدھا آگے چلتا چلا جائے۔ تو چل سکے گا۔ ورنہ پھسلنے لگے گا۔ پس روحانی حالت بھی ایسی ہے کہ جب تک چلتا جائے محفوظ ہے اور اگر یہ خیال کرے گا کہ ذرا ستالوں۔ تو سمجھو کہ گیا۔ یہ وہ راستہ ہے کہ اس میں کوئی پڑاؤ نہیں۔ اس کا پڑاؤ وہی ہے جو منزل مقصود ہے۔

(از خطبہ 23- جولائی 1920ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

ایک میدان چھوڑا گیا ہے جن میں جھولے بھی لگے ہوئے ہیں۔

ان پارکس کے علاوہ باغ کے ساتھ ٹیوب ویل کے قریب دو عدد پلاٹ اور بھی بنائے گئے ہیں جن کے گرد باڑ بھی ہے شام کے وقت کالونی کے لوگ اس میں بیٹھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ان کے مقابل بھی ایک خوبصورت میدان ہے ان تمام پلاٹس میں خوبصورت گھاس لگائی ہے۔

بیوت الحمد میں بنائے جانے والے وہ مکانات جو پانچ مرلے پر بنائے گئے ہیں بڑے ہی خوبصورت انداز میں تعمیر کئے گئے ہیں۔

ہر مکان کی پیشانی پر اس کا نمبر درج ہے۔ بیرونی دروازہ لوہے کا بنا ہوا ہے۔ جب اس کو کھول کر اندر داخل ہوں تو سامنے ہی ڈرائینگ روم کا دروازہ ہے۔ ڈرائینگ روم کے ساتھ ایک عدد بیڈ روم ہے۔ بیڈ روم کے ایک طرف کا دروازہ صحن میں کھلتا ہے اور ایک دروازہ برآمدے میں کھلتا ہے۔

بیڈ رومز سے ملحقہ ایک سٹور روم ہے۔

برآمدے میں ایک طرف باورچی خانہ ہے برآمدے سے آگے بھی ایک صحن ہے۔ جس میں پھول اور پھلدار پودے لگائے جا سکتے ہیں۔

ہر مکان سے ملحقہ ایک گلی ہے اور اس گلی کے اندر بھی ہر مکان کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ہم مکان کے پیچھے والے صحن میں پہنچ جاتے ہیں۔

اب تک بیوت الحمد کالونی میں 90 مکانات تعمیر ہو چکے ہیں۔ ایک ہی طرز پر بنے ہوئے مکانات پر مشتمل یہ کالونی بزبان حال یہ کہہ رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ اس جماعت کے کام میں خدا تعالیٰ برکت ڈالتا چلا جاتا ہے۔ جماعت کے تمام افراد نے اس تحریک میں جس بھرپور انداز میں حصہ لیا ہے اس کے بارے میں حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اپنے خطاب جلسہ سالانہ منعقدہ 27- دسمبر 1983ء کو فرمایا تھا۔

"اب میں ایک غریب کی قربانی کا ذکر کرتا ہوں ایک نوجوان بچہ ہے جو سکول کا طالب علم ہے وہ لکھتا ہے کہ میری والدہ بیوہ ہے وہ گھروں میں کام کرتی ہے 90 روپے ملتے ہیں میرے پاس کاپی خریدنے کے لئے پانچ روپے تھے۔ جب میں نے بیوت الحمد کی آواز سنی تو میں وہ پانچ روپے آپ کے سامنے کرتا ہوں اللہ کی یہ جماعت ہے جو اس نے مسیح موعود کو عطا کی ہے۔ کوئی ہے اس کی نظیر دنیا میں"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا خوب فرمایا۔

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہوگا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

27جون غروب آفتاب 7-21
28جون طلوع آفتاب 5-02

عالمی خبریں

امریکی صدر بل کلنٹن آٹھ روزہ دورے پر چین پہنچ گئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ متنازعہ امور پر بات چیت ہوگی۔

چین میں متعین پاکستانی سفیر نے کہا ہے کہ چین امریکہ تعلقات ہم نے بحال کرائے ہیں۔

افغانستان کے طالبان نے حکم دیا ہے کہ ڈاکٹر بغیر محرم کے آنے والی خواتین کا علاج نہ کریں۔

بھارت نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے خصوصی نمائندہ کو ملک میں آنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

بھارت نے امریکی ٹیکنالوجی سے ایٹمی میزائل بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ میزائل آبدوزوں پر نصب کئے جائیں گے۔ امریکہ نے 1963ء میں بھارت کو میزائل پروگرام میں تعاون اور امداد دینے کا اعلان کیا۔ ڈاکٹر عبدالکلام نے امریکہ میں چار ماہ ٹریننگ حاصل کی۔ 1996ء میں ایک امریکی کمپنی نے بھارتی ریسرچ مرکز کو سپر کمپیوٹر فراہم کیا تھا۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں 3 کروڑ سے زیادہ لوگ ایڈز کے وائرس سے متاثر ہیں۔ عالمی ادارہ صحت نے کہا ہے کہ ایڈز کے وائرس میں مبتلا 2 کروڑ 10 لاکھ کے قریب لوگ افریقی علاقوں میں رہتے ہیں۔

اردن کی ملکہ نور نے کہا ہے کہ اردن میں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق حاصل ہیں۔ امریکی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اردن میں کئی ممالک سے زیادہ آزادی اور مشرق میں سب سے زیادہ متوازن معاشرہ ہے۔ شوہر شاہ حسین سے مختلف مسائل پر اختلاف رہتا ہے مگر ہم مکالمے کے ذریعے سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔

سلامتی کونسل نے عراق کے خلاف پابندیوں میں دو ماہ کی توسیع کر دی ہے۔

تیل برآمد کرنیوالے اہم ممالک کی تنظیم اوپیک نے یکم جولائی سے تیل کی پیداوار میں مزید کمی کرنے کا اعلان کیا ہے۔

امریکہ نے شام پر بھی کیمیاوی ہتھیار تیار کرنے کا الزام لگایا ہے۔

جاپان کے ایک سابق وزیر کو جاپانی عدالت نے رشوت کے الزام میں 2 سال قید کی سزا دی ہے۔

جنوبی کوریا کے صدر نے اپنے ملک کی فوج کو حکم دیا ہے کہ وہ شمالی کوریا کی جانب سے کسی قسم کی فوجی جارحیت کے لئے تیار رہے۔

ملکی خبریں

وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکوں کے بعد بعض شرپسند عناصر اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر ملک میں گڑبڑ پھیلانے کے منصوبے کر رہے تھے۔ ایمرجنسی لگانے سے ملک افراتفری سے بچ گیا ہے۔

سندھ اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کر لی ہے جس میں صوبہ میں گورنر راج کے نفاذ کی سخت مخالفت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس قسم کا کوئی اقدام سندھ کے عوام کسی طور پر بھی قبول نہیں کریں گے۔ جمہوریت کا راستہ روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے گورنر راج کے خلاف عوام مزاحمت کریں گے۔

ربیع الاول کا چاند نظر آگیا ہے۔ عید میلادالنبیؐ 7۔ جولائی کو ہوگی۔

سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ کواپریٹو متاثرین کو پاسبان کی اراضی بیچ کر ادائیگی کی جائے۔ سپریم کورٹ کے جسٹس ناصر اسلم زاہد نے ریمارکس میں لکھا ہے کہ ادائیگیوں کے لئے جادو کی چھڑی ہے نہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے اختیارات ہیں تاہم کوشش کریں گے کہ متاثرین کو رقوم مل جائیں۔

پنجاب اسمبلی نے آئندہ مالی سال کے بجٹ منظوری دے دی ہے یہ بجٹ 6 کھرب 6 ارب روپے کا ہے۔ جس میں 70 کروڑ کے نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ کمپیوٹر پر ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے۔ 50 ہزار کے لین دین پر انکم ٹیکس کی چھوٹ ہوگی۔ پولٹری۔ مٹن' دودھ' دہی' ادرک وغیرہ ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو تردید کر رہی ہے کہ غیر ملکی اثاثوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اور حکومت نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے کہ غیر ملکی اثاثوں سے بے نظیر کا براہ راست تعلق نہیں ہے۔ اس صورت میں اثاثے منجمد کرنا انتہائی اقدام ہے۔ حکومت غیر ملکی اکاؤنٹس اور اثاثوں سے ان کا تعلق ثابت کرے۔

ورلڈ بینک واپڈا کو چھ ارب روپے کی خصوصی امداد دے گا۔ اگلے مرحلے میں میٹریل کی خریداری کے لئے امداد دے گا۔ واپڈا یہ رقم سوئی سدرن اور سوئی ناردرن گیس کمپنی کے واجبات کے لئے خرچ کرے گا۔

سابق وزیر داخلہ نسیم آہیر کو نادہندگی کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بنکنگ کورٹ سے وارنٹ جاری ہونے پر چھاپہ مار کر گرفتار کر کے سرگودھا پہنچا دیا گیا ہے۔ انہوں نے حبیب بینک جوہر آباد سے ائرپارک لمیٹڈ فیکٹری کے لئے 20 لاکھ روپے قرضہ لے رکھا تھا اور کئی سالوں سے نادہندہ تھے۔

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ۔ فون نمبر 212034

اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید ترین Pentium کمپیوٹرز Network اور مکمل ائرکنڈیشنڈ لیبارٹری ☆ ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ

خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے۔

سلور (ایلومینیم) کے برتن و ین سٹین لیس سٹیل کے برتن لیں

پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ

رہائش 212007 دوکان 211007

پتہ بیرون

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ☆ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 647434